بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ ﷺ سے محبت کے تقاضے

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کو تمام مخلوق سے چنیدہ، برگزیدہ اور فضیلت والا بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتخاب بھی اعلیٰ اور معزز ترین خاندان اور شہر سے کیا، آپ کے لیے بہترین زمان و مکان چنا، آپ کا تزکیہ کامل، احسن اور افضل ترین صفات و اخلاقیات سے فرمایا۔ پھر آپ کو ممتاز اوصاف سے متصف فرمایا، جن کا قرآنِ کریم میں جا بجا تذکرہ فرمایا۔

آپ کی عقل و دانش کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى﴾ (النجم: ۲)

''تمہارا ساتھی نہ راہ بھولا ہے اور نہ ہی بھٹکا ہے۔''

آپ کے عالی اخلاق کو اس انداز میں بیان فرمایا:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم: ٤)

''اور بیشک آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔''

آپ کے حلم و بردباری کا وصف یوں بیان فرمایا:

﴿بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (التوبہ: ۱۲۸)

''مومنوں کے لیے نہایت رحم دل اور مہربان ہیں۔''

آپ کے علم کی پختگی اور ثقاہت کو ایسے ذِکر کیا:

﴿عَلَّمَهٗ شَدِيدُ الْقُوٰى﴾ (النجم: ٥)

''اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔''

آپ کی صداقت اور حق گوئی کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى﴾ (النجم: ٣)

''وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔''

آپ کے سینے کو اس آیتِ کریمہ کے ذریعے خصوصیت بخشی:

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ (الشرح: ١)

''کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا۔''

آپ کے قلبِ اطہر کی خاصیت یوں بیان فرمائی:

﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى﴾ (النجم: ١١)

''جو کچھ اس نے دیکھا دل نے اسے نہیں جھٹلایا۔''

آپ کی شانِ کریمی کا تذکرہ یوں فرمایا:

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (الشرح: ٤)

''اور ہم نے آپ کی شان بلند کر دی۔''

آپ کو چنیدہ بنا کر آپ کو راضی بھی کیا اور فرمایا:

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ (الضحٰى: ٥)

''اور عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا عنایت کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔''

محبتِ الٰہی کا عجیب مظہر

اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ سے محبت کا عجیب مظہر یہ دیکھئے کہ اس نے اپنی اطاعت کو آپ ﷺ کی اطاعت سے اور اپنی محبت کو آپ ﷺ کی محبت سے لازم وملزوم ٹھہرایا، چنانچہ اللہ کی بندگی اور قربِ الٰہی کا وہی طریقہ روا ہو گا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی بیان کروایا۔ یعنی جنت میں جانے کے لیے آپ ﷺ کے بتلائے ہوئے راستے کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ آپ ہی لوگوں کے لیے ہدایت اور نجات کا باعث ہیں، آپ ہی اس روز شفاعت کبریٰ کریں گے جس دن انسان اپنے بھائی، ماں، باپ، دوست اور اولاد سے بھی راہِ فرار اختیار کر لے گا۔

سلیم الفطرت لوگوں اور مثبت ذہنوں میں ان صفات اور اخلاق کی مالک شخصیت کی محبت رچ بس جاتی

ہے۔ایسی بے مثال خوبیوں اور بے نظیر خصائل کی حامل ہستی سے بھلا کس شخص کو محبت نہیں ہو سکتی؟ محبوب اگر ایسا ہو تو پھر بھلا کس محبّ کا جان نچھاور کرنے کو جی نہیں چاہے گا؟ یہ شان و منزلت اور یہ مقام و مرتبہ فقط سرکارِ دوعالم ﷺ کو ہی ملا ہے......فداہ اُمی واَبی

زبانی ہی نہیں؛عملی محبت بھی

لیکن یہ بات ہمیشہ ذہن میں رہے کہ فقط زبانی کلامی محبت تب تک کوئی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ شامل کیا جائے۔

ہمارے نبی محمد ﷺ کو محبت کا بہت وافر اور بڑا حصہ ملا، چنانچہ آپ ﷺ سے محبت تاکیدی فرض، واجب رکن اور ایمان کی شرط ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **:**

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (آل عمران: ۳۱)

’’آپ کہہ دیں: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ خود تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔‘‘

اسی طرح فرمایا:

﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾ (التوبه: ٢٤)

’’آپ کہہ دیں: اگر تمہیں اپنے باپ، اپنے بیٹے، اپنے بھائی، اپنی بیویاں، اپنے کنبہ والے اور وہ اموال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے مکان جو تمہیں پسند ہیں، اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے۔ اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دکھاتا۔‘‘

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آپ ﷺ سے محبت ضروری ہونے کے لیے یہ آیت ترغیب اور محبت کی اہمیت، نیز وضاحت اور دلیل بیان کرنے کے لیے کافی ہے، یہ آیت رسول اللہ ﷺ سے محبت کی فرضیت، (عدم محبت کی صورت میں) خطرات اور اس پر آپ ﷺ کا حق بیان کرنے کے لیے بہت ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو یہاں ڈانٹ پلائی ہے جس کے ہاں مال، اہلیہ اور اولاد اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ محبوب ہوں اور انہیں یہ کہتے ہوئے دھمکی دی کہ:

﴿فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ﴾

''پھر تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے۔''

آیت مکمل کرتے ہوئے انہیں فاسق قرار دیا اور انہیں بتلا دیا کہ وہ گمراہ لوگوں میں سے ہیں، اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں:

﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾

''اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا۔''

جان سے بھی عزیز تر

نبی کریم ﷺ سے محبت کا اوّلیں تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو اپنی جان و مال اور ہر شے سے زیادہ محبوب سمجھا جائے۔ تب ہی ایمان کی تکمیل ممکن ہے، ورنہ ایمان درجۂ کمال کو نہیں پہنچ پائے گا۔ سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ)) فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ، وَاللّٰهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْآنَ يَا عُمَرُ))

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا، تو آپ ﷺ سے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے میری ذات کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ عزیز

ہیں۔تو نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں (ایسے ایمان مکمل نہیں ہوگا) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تک میں تمہارے ہاں تمہاری جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے جلدی سے عرض کیا: اللہ کی قسم! یقیناً ابھی سے آپ میرے ہاں میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔تو پھر نبی ﷺ نے فرمایا: عمر! اب (تمہارا ایمان کامل ہے)۔''

[صحيح البخاري: ٦٦٣٢]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

''تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے ہاں اس کے والد، بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔''

[صحيح البخاري: ١٥]

یہ اس بارے میں واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد اور شرعی طور پر واجب ہے، چنانچہ دوسری طرف آپ سے بغض خاتمۂ ایمان اور خرابِ عقیدہ کا باعث ہے، آپ ﷺ سے کامل محبت کامل ایمان کی اور ناقص محبت ایمان میں نقص کی علامت ہے۔

لہٰذا یاد رکھیے کہ رسول اللہ ﷺ سے محبت ایسی عبادت ہے جو قربِ الٰہی کا باعث ہے، اور یہ شریعت کے دائرے میں بند ہے، اس کے ایسے مظاہر اور علامات ہیں جن سے محبت کی حقیقت اور سچائی آشکار ہوتی ہے۔

نبی ﷺ کی اتباع

نبی ﷺ سے محبت کی اہم ترین علامت یہ ہے کہ آپ کی سنت پر چلے اور آپ کا طریقہ اپنائے؛ کیونکہ فرمانبرداری اور اطاعت، محبت کا تقاضا ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران: ٣١)

''کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ خود تم سے محبت کرنے لگے گا اور

تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

مَنْ اِدَّعٰی مَحَبَّةَ اللّٰهِ وَلَمْ
يَسِرْ عَلٰى سُنَّةِ سَيِّدِ الْأُمَمِ
فَذَاكَ كَذَّابٌ أَخُوْ مَلَاهِيْ
كَذَّبَ دَعْوَاهُ كِتَابَ اللّٰهِ

''جو اللہ سے محبت کا دعوے دار ہو لیکن وہ تمام امتوں کے سربراہ کی سنت پر نہ چلے۔تو وہ انتہائی جھوٹا ترین اور ہوس پرستی کا دلدادہ شخص ہے، اس کے دعوے کو اللہ کے قرآن نے مسترد کر دیا ہے۔''

نبی ﷺ کا دفاع

آپ کی محبت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ کا دفاع کیا جائے اور آپ کی سنت کا پرچار کیا جائے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۞ لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۞﴾ (الفتح: ٨، ٩)

''یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔تاکہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح وشام اللہ کی تسبیح کرو۔''

اس آیتِ کریمہ کے لفظ: (وَتُعَزِّرُوهُ) کی تعمیل آپ کے دفاع اور آپ کی باتوں کی تائید سے ہوگی، اور (وَتُوَقِّرُوهُ) آپ ﷺ کے احترام اور تکریم سے ہوگی۔

صحابہ کی بے مثال محبت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی محبت اور احترام کی اعلیٰ ترین عملی مثالیں پیش کی ہیں؛ کیونکہ آپ کی خالص ترین محبت ان کے سودائے قلب میں بس چکی تھی، جس کی ترجمانی انہوں نے اپنے اقوال، افعال سے کی اور اسی کے لیے انہوں نے کسی بھی قیمتی چیز کو خرچ کرنے سے دریغ نہیں کیا۔

ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں اپنا ترکش رسول اللہ ﷺ کے سامنے بکھیر کر کہتے ہیں: میری جان آپ پر قربان۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کی صورتحال دیکھنے کے لیے آگے ہوتے ہیں تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ مت دیکھیں، مبادا کوئی دشمن کا تیر آ کر نہ لگ جائے، میرا سینہ آپ کے سینے کے لیے سپر ہے۔

ادھر ابودجانہ رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال سے رسول اللہ ﷺ کو بچاتے ہیں، یہاں تک کہ ابودجانہ آپ ﷺ پر جھک گئے اور ان کی ساری کمر تیروں سے چھلنی ہوگئی۔

اور زید بن دَثِنہ رضی اللہ عنہ کو سولی چڑھانے کے لیے بلند کئے جانے کے بعد مشرکین نے کہا: زید! تمہیں اللہ کی قسم ہے، یہ تو بتلاؤ کہ کیا تم پسند کرو گے کہ اگر محمد (نعوذ باللہ) ہماری گرفت میں ہوں اور ہم تمہاری جگہ محمد کی جان لے لیں اور تم اپنے گھر میں پرسکون رہو؟ تو اس پر انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ وہ جہاں بھی ہوں انہیں وہاں پر ایک کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے گھر میں بیٹھا رہوں۔

درود شریف کی کثرت

آپ ﷺ سے محبت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ آپ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا جائے۔ آپ پر درود بھیجنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس انداز میں دیا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [الأحزاب: ٥٦]

"اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔"

اور نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ القِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً))

"قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتے رہے ہوں گے۔"

[سنن الترمذی: ٤٨٤]

اسی طرح فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ))

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے؛ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔''

[سنن النسائی: 1297]

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کا چہرۂ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا۔ ہم نے عرض کیا: حضور! آج ہم آپ کے رُخِ انور پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ، إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا))

''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام یہ بشارت لے کر آئے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا آپ اس بات سے خوش نہیں ہوں گے کہ آپ کا جو اُمتی آپ پر ایک مرتبہ درُود پڑھے گا؛ میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور جو ایک مرتبہ سلام بھیجے گا؛ میں اس پر دس مرتبہ سلامتی کا نزول فرماؤں گا۔''

[سنن النسائی: 1283]

ایک روایت میں آپ ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی ہے کہ:

((إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي: أَلَا أُبَشِّرُكَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ))

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان سنا کر خوش نہ کر دُوں؟ (وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص آپ پر درُود بھیجے گا؛ میں اس پر رحمت نازل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا؛ میں اس پر سلامتی نازل فرماؤں گا۔''

[مسند أحمد: 1662]

شوقِ لقاء اور ذوقِ دیدار

آپ ﷺ سے محبت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اپنے دِل میں ہر دم آپ ﷺ کے دیدار اور ملاقات کا شوق رہے، اللہ تعالیٰ سے ایمان کی حالت میں نبی ﷺ کا ساتھ مانگنے اور اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ جنت میں یکجا ہونے کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا ، نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي ، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ))

''مجھ سے شدید ترین محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے، ان میں سے ایک اپنے اہل خانہ اور پوری دولت کے بدلے میں مجھے دیکھنے کی خواہش کرے گا۔''

[صحیح مسلم: ۲۸۳۲]

غلو سے اجتناب

آپ ﷺ کی محبت کا اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ آپ کی محبت میں غلو نہ کیا جائے؛ کیونکہ غلو آپ ﷺ کی مخالفت اور تصادم ہے۔ خود نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور اسے نصاریٰ کی خصلت قرار دیا ہے۔

جیسا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتْ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ ، وَرَسُولُهُ))

''میرا مقام ایسے بڑھا چڑھا کر مت بیان کرو جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے ساتھ کیا، یقیناً میں صرف اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

[صحیح البخاری: ۳٤٤٥]

سیرتِ رسول کا مطالعہ

آپ ﷺ کی محبت کا ایک تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے۔ کیونکہ ایسی محبت

بے معنی ہوتی ہے کہ جس میں محبّ، اپنے محبوب کی زندگی سے ہی واقف نہ ہو۔ لہٰذا قرآنِ کریم اور حدیث و سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کر کے نبی ﷺ کے اوصاف و خصائل اور سیرت و کردار کو نہ صرف جاننا چاہیے بلکہ اس پر عمل پیرا بھی ہونا چاہیے۔ اس سے محبت میں پختگی بھی آئے گی اور پھر وہ شعوری محبت بن جائے گی۔

محبوب کی پسند و ناپسند

رسول اللہ ﷺ کی محبت کا ایک تقاضا یہ ہے کہ آپ کی پسند کو اپنی پسند بنایا جائے اور آپ کی ناپسندیدہ چیز اور کام کو ہرگز پسند نہ کیا جائے، کیونکہ اپنے تاثرات میں محبوب کی اقتدا محبت کی سچی دلیل ہے۔

آپ کے متعلقین سے بھی محبت

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا اہم ترین تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے متعلقین، یعنی آپ کے اہل بیت اطہار، جن میں ازواجِ مطہرات بھی شامل ہیں، اور آپ کے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی دِل و جان سے محبت کی جائے اور ان کی تعظیم وتکریم کو ایمان کا جزو سمجھا جائے۔